© rasailojaraid.com

مدارس آزادانہ طور پر دینی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھیں گے

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہم کا انٹرویو

گزشتہ دنوں مشیر قومی سلامتی جناب جنرل (ر) ناصر جنجوعہ کا ایک بیان مدارس کے نصاب کے حوالے سے سامنے آیا۔ اس بیان سے کچھ ایسا تاثر ملا جیسے مدارس کے پورے نظام کو حکومتی کنٹرول میں دے دیا جائے گا، اس پر دنیا نیوز نے حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہم سے ایک انٹرویو کا اہتمام کیا، جسے نذر قارئین کیا جا رہا ہے۔

انٹرویو نگار: کامران خان

نیشنل ایکشن پلان جو پاکستان میں انتہا پسندی کو روکنے کے لیے بنایا گیا ہے اس قومی پلان کا ایک بہت اہم جز یہ تھا کہ پاکستان میں جو دینی مدارس ہیں اس کے نظام کو دیکھا جائے گا اس میں ریفارم کی کوئی ضرورت ہوئی تو ریفامز کی جائیں گی۔ اب ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ اصلاحات ہو چکی ہے جو قومی ترجیحات میں شامل تھیں۔ نیشنل ایکشن پلان کے حوالے سے اس کے ذریعے پاکستان میں مدارس کے طلبہ وہی نصاب پڑھیں گے جو اسکول و کالجز میں پڑھایا جاتا ہے۔ اس کا باقاعدہ اعلان کیا ہے قومی سلامتی کے مشیر لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ ناصر خان جنجوعہ نے۔ انہوں نے کہا کہ اڑتیس ہزار مدارس جو پاکستان میں اس وقت ہیں، ان میں پڑھنے والے ساڑھے تین لاکھ بچے اب جدید علوم سے مستفید ہوں گے، وہی ایک ان کا نصاب ہوگا جو اسکول کالجز میں ہوتا ہے۔ کل اس کا باقاعدہ اعلان اسلام آباد میں انہوں نے ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے دیا۔

''مین اسٹریمینگ آف مدارس اسٹوڈنٹس کی بات کرتے ہیں، اتحاد تنظیمات مدارس کے ساتھ مل کر ہم یہ کام کر چکے ہیں یہ طے پایا جا چکا ہے کہ مدارس کے بچے وہ ہی سلیبس پڑھیں گے جو اسکولوں میں پڑھایا جاتا ہے اور کالجز میں پڑھایا جاتا ہے بمع انگلش و سائنس کے، بمع میتھ کے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی اپنی بھی یہ سوچ ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ کسی کو کوئی مجبور کیا گیا ہے۔''

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کے علاوہ بھی نیکٹا مدارس کی فنڈنگ بھی اور ان کو ڈونیشن کے حوالے سے جس میں بین الاقوامی طور پر کافی اعتراض اٹھایا جاتا ہے اب کام کر رہی ہے اور اس کو جاننے کے لیے ایف بی آر اور کمرشل بینکس کے ساتھ معلومات کو اکٹھا کیا جارہا ہے اس نظام کو بھی جس کے ذریعے مدارس کی فنڈنگ ہوتی ہے یا ان کا مالی نظام چلایا جاتا ہے اس کو بھی اس میں بھی ریفارمز کی اس وقت بھرپور کوشش کی جارہی ہے اور اس میں بہتری لائی گئی ہے۔ نیکٹا ہی نے ایک ویب سائٹ متعارف کرائی ہے موبائل ایپلیکشن شیوسویس کے نام سے اس کے ذریعے عوام سے کہا گیا ہے کہ اگر انہیں انتہا پسندی پر مبنی کوئی بلاک ملتی ہے یا کوئی دوسرا آن لائن مواد ملتا ہے یا کوئی اور معلومات ملتی ہیں تو اس پر شیئر کر سکتے ہیں۔ اس پوری صورت حال پر جو ایک بہت بڑی ایک ڈیولپمنٹ ہے ہم بات کریں گے ہمارے ساتھ موجود ہیں جناب حنیف جالندھری جو کہ جنرل سیکریٹری ہیں وفاق المدارس ملتان میں ہیں۔ تنظیمات وفاق المدارس کے سیکریٹری جنرل ہیں۔

کامران خان: جالندھری صاحب بہت بہت شکریہ، فرمایئے گا حضرت کیا یہ معلومات جو نیشنل سیکورٹی ایڈوائزر جنرل ناصر خان جنجوعہ نے دی ہیں، اس کے بارے میں آپ کے پاس کیا معلومات ہیں؟ کیا کچھ کیا جارہا ہے پاکستان میں دینی مدارس کے حوالے سے؟

مولانا جالندھری صاحب:......بسم اللہ الرحمٰن الرحیم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

سب سے پہلے تو محترم کامران خان صاحب آپ کا بہت شکریہ۔ دینی تعلیم کے نصاب تعلیم کے حوالے سے رجسٹریشن کے حوالے سے، فنڈنگ کے حوالے سے اور دیگر اہم امور کے حوالے سے مذاکرات تو حکومتوں سے پچھلے تین عشروں سے چل رہے ہیں بیس سے تیس سال میں خود ان مذاکرت سے وابستہ رہا ہوں اور ابھی جو جنرل ناصر جنجوعہ صاحب کا کل کا جو ان کا بیان ان کا سیمینار کا آپ نے نشر کیا ہے تو اس حوالے سے ہماری بات چیت ان سے ہوئی ہے اور تقریباً حتمی مرحلے میں ان سے گفتگو ہوئی ہے اور اس حوالے سے پہلے بھی ہمارے معاہدے ہو چکے ہیں دو ہزار دس میں بھی لیکن حکومت نے اس اس پر عمل نہیں کیا ہے، مدارس کے حوالے سے یہ بات ہے کہ جو ہمارا نصاب تعلیم ہے اس کے دو حصے ہیں ایک ہے قرآن وحدیث دینی علوم اور دوسرا ہے جنرل ایجوکیشن جہاں تک ہمارا دینی مواد ہے قرآن وسنت کے علوم ہیں اس کے حوالے سے دینی مدارس آزادانہ طور پر پہلے کی طرح ان شاء اللہ تعلیم کا سلسلہ جاری رکھیں گے جو ایک مسلمان کی ضرورت ہے اور وہ پاکستان کے آئین کا تقاضا بھی ہے اور حکومت بھی اس میں ماضی کی طرح کوئی مداخلت نہیں کرے گی۔ یہ بات ہماری طے ہوئی ہے، اور جہاں تک جنرل ایجوکیشن کی بات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے تو جو کمپلسری مضامین ہیں لازمی مضامین ہے، میٹرک انٹرمیڈیٹ میں اس طرح اس کے بعد گریجویشن کے لیول پر اس کو ہم اپنے نصاب تعلیم کا ان شاء اللہ ہم اپنا حصہ بنائیں گے۔ اور اس سے پہلے بھی ہم بنا چکے ہیں پریکٹیکلی ہم بھی اس کی تعلیم کافی حد تک دے رہے ہیں۔

کامران خان: جالندھری صاحب یہ بتایئے گا کہ اس کے لیے بھی کوئی اتحادی نظام ترتیب دیا گیا ہے کہ ظاہر ہے ہم ہزاروں مدارس کی بات کرر ہے ہیں کہ کسی انداز سے بھی کوئی اس قسم کی ترغیب نہ دی جائے جس سے کسی مذہب یا کسی فرقے یا کسی ذات کے حوالے سے نفرت کا پہلو نکلتا ہو اور وہ نفرت کی پرچار ہو اور وہ جذبات جو ہیں وہ نہ پھیلے اس میں کوئی احتیاطی نظام ترتیب دیا گیا ہے کہ یہ نہ ہو پائے؟

مولانا جالندھری صاحب: دیکھیے الحمدللہ ہمارے مدارس میں تو پہلے بھی ایسی نہ کوئی فرقہ وارانہ منافرت کی تعلیم ہے اور نہ ہی ہمارے ہاں عسکریت کی، ملیٹینسی کی، انتہا پسندی اور شدت پسندی کی تعلیم ہے، آپ ہمارے نصاب تعلیم کا اگر جائزہ لیں گے، یہ پروپیگنڈا ہے اس کا زمینی حقائق سے کوئی تعلق نہیں ہے اور آج تک ہمارے نصاب تعلیم میں شامل کسی ایک کتاب کے بارے میں ایسی نشاندہی نہیں کی جا سکی۔ آپ ماشاء اللہ خود حالاتِ حاضرہ پر ملک اور عالمی حالات پر نظر رکھتے ہیں، آپ کی معلومات بڑی وسیع ہے خود آپ کامران خان صاحب آپ کے علم میں اگر ہو گا تو آپ یقیناً نشاندہی کریں گے کہ آپ کے نصاب میں فلاں کتاب یا فلاں چیز پڑھائی جا رہی ہے جس سے نفرت پیدا ہوتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اسباب ہمارے معاشرے اور سوسائٹی میں انتہا پسندی شدت آ رہی ہے اس کے اور اسباب ہیں۔

کامران خان:......دیکھیے جالندھری صاحب یہ جو ہمارے دینی مدارس ہیں ان کا بہت بڑا کنٹری بیوشن ہے، یہ ہمارے معاشرے کا ہمارے نظام کا ایک بہت بڑا حصہ ہے اور بہت ہی مثبت اس کا ایک پہلو بھی ہے مگر اس حوالے سے کسی کو اس کی مزید تشریح کی ضرورت نہیں ہے، پوری دنیا میں جو تاثر بنا ہے اور پھر ظاہر ہے کہ ایسا نہیں ہے کہ ٹوٹلی بلا وجہ تھا مگر ایک بات بڑی سامنے آتی ہے کہ جو سب سے زیادہ پر اسراریت چھائی رہی ہے وہ ان کی فنڈنگ کے حوالے سے ہے کہ ان کا مالی نظام کیسے چلتا ہے اور پھر یہ خیال آتا ہے کہ بیرون ملک فنڈنگ آتی ہے اور پھر کسی نہ کسی انداز سے عسکریت اور نفرت کی ترغیب دینے کے لیے یہ بیرونی فنڈنگ آتی ہے۔ اور فنڈنگ کے حوالے سے اب کیا نظام چل رہا ہے، کیا ترتیب دیا جا رہا ہے اور اس میں کیا ریفارمز آ رہی ہیں؟

مولانا جالندھری صاحب:......آپ نے بڑا اچھا سوال کیا میں اس کو ذرا واضح کروں گا اور آپ مجھے ذرا وقت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دیجیے۔ دیکھیے دینی مدارس کی جو فنڈنگ ہے وہ پاکستان سے ہے، بیرون ملک سے کوئی گورنمنٹ کوئی حکومت، کوئی ادارہ ان کو کوئی این جی اوز کوئی ان کو فنڈنگ نہیں کرتی ہے اور الحمدللہ پاکستان کے مسلمان آپ جانتے ہیں دنیا میں سب سے زیادہ ڈونیشن پاکستان کے مسلمان دیتے ہیں۔تو دینی مدارس کا جو بجٹ ہے یہ اربوں میں بلکہ اگر میں کہوں کہ کھربوں تک شاید پہنچتا ہو، وہ تمام پاکستان کے مسلمان زیادہ تر کرتے ہیں۔ اس فنڈنگ کو صاف شفاف رکھنے کے لیے دینی مدارس کی رجسٹریشن قانوناً ضروری ہے، ان کا ہر سال آڈٹ کرانا ضروری ہے اور الحمدللہ مدارس کی اکثریت آڈٹ کراتی ہے، ان کے بینک اکاؤنٹس موجود ہیں، اور بینکوں میں کہاں سے پیسہ آرہا ہے، کہاں خرچ ہو رہا ہے؟ ہمارے مدرسے ایک ایک پائی کا حساب رکھتے ہیں۔ میں آپ کے پروگرام کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کو، گورنمنٹ کو یہ کہوں گا کہ آپ اپنے قول وفعل کا تضاد ختم کریں، ایک طرف آپ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں مدارس کا فنڈنگ کا پتا چلنا چاہیے یہ پیسہ کہاں سے آرہا ہے اور دوسری طرف بینک ان کے اکاؤنٹ نہیں کھولتے اور بینک کو ہم بار بار ان کی ریکوائرمنٹ پوری کرکے دیتے ہیں اس کے باوجود مدارس کے مساجد کے اب بینک اکاؤنٹ پاکستان میں کھولنا یہ جوئے شیر کو لانے کے مترادف ہے۔

یہ بہت مشکل کر دیا گیا ہے حالانکہ وہ بینک کی تمام ریکوائرمنٹ بھی پوری کرتے ہیں، تو اس کا تو آسان حل یہ ہے کہ گورنمنٹ اپنے بینکوں کو ہدایت جاری کرے تمام بینک مدارس کے اکاؤنٹ کھولیں، خود بینک سے پتا چل جائے گا کہ ہمارا پیسہ کہاں سے آرہا ہے اور کہاں ہمارا خرچ ہو رہا ہے؟ اور ہر سال آڈٹ بھی ہوتا ہے۔ سینیٹ میں اور قومی اسمبلی میں جب یہ سوال آیا کہ مدارس کو بیرونی فنڈنگ ہوتی ہے تو آپ ریکارڈ چیک کرلیں کہ وہاں کتنے مدرسوں کے نام آئے؟ جو بیرونی فنڈنگ کے جو نام آئے بھی وہ آٹے میں نمک کے برابر۔ وہ بھی ان لوگوں کے جو پاکستانی ہیں اور بیرون ملک رہتے ہیں۔تو اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ ان چیزوں میں زمینی حقائق سے مطابقت بہت کم ہے۔

کامران خان: بہت بہت شکریہ جناب حنیف جالندھری صاحب اتحاد تنظیمات وفاق المدارس، سیکرٹری جنرل ہیں۔

☆☆☆

© rasailojaraid.com